هو

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمند ہوا

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران فرخندہ آوان

نسخۂ صحیحہ المسمّٰی بہ

کریما مترجم

بفرمائش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب
چوک متی مسجد بلڈنگ لاہور

چھپ کر شائع ہوا۔
سنہ ۱۹۳۲ء
(ہندوستان پریس ہسپتال روڈ لاہور میں لالہ دولت رام پرنٹر کے اہتمام سے چھپا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع نام اللہ کے سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کریما ببخشائے برحال ما
اے کریم بخشش کر اوپر حال ہمارے کے

کہ ہستم اسیر کمند ہوا
اس واسطے کہ ہوں میں قیدی کمند ہوس کا

نداریم غیر از تو فریاد رس
نہیں رکھتے ہم سوا تیرے فریاد کو پہنچنے والا

توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
تو ہی ہے گنہگاروں کا گناہ بخشنے والا اور بس

نگہدار ما را از راہِ خطا
نگاہ رکھ ہم کو راہ گناہ سے

خطا در گذار و صوابم نما
قصور معاف کر اور راہ راست ہم کو دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

زبان تا بود در دہان جائیگیر
زبان جب تک ہووے قائم منہ میں

ثنائے محمدؐ بود دلپذیر
تعریف محمدؐ کی ہووے دل پسند

حبیب خدا اشرف انبیاء
دوست خدا کے بزرگترین پیغمبروں کے

کہ عرش مجیدش بود متکا
کہ عرش بزرگ اُن کا ہوا تکیہ گاہ

سوارِ جہانگیر یکران براق | کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق

سوار جہان کے لینے والے گھوڑے براق کے | کہ گذرے محل نیلی چھت کے سے

خطاب بہ نفس

خطاب ساتھ نفس کے

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت | مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت

چالیس برس تیری عمر عزیز کے گذرے | مزاج تیرا حال لڑکپن سے نہ پھرا

ہمہ با ہوا و ہوس ساختی | دمے با مصالح نہ پرداختی

تمام عمر ساتھ حرص اور طمع کے موافقت کی تو نے | ایک دم ساتھ نیکیوں کے مشغول نہ ہوا تو

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار | مباش ایمن از بازیِ روزگار

نہ کر بھروسہ اوپر زندگی فانی کے | نہ ہو تو بے خوف فریب زمانے کے سے

در مدحِ کرم

بیچ تعریف احسان کے

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم | بشد نامدارِ جہانِ کرم

اے دل جس شخص نے کہ رکھا خوان احسان کا | ہوا سردار جہان کرم کا

کرم نامدارِ جہانت کند | کرم کامگارِ امانت کند

کرم سردار جہان کا تجھ کو کرے | کرم مقصد امان کا تجھ کو کرے

ورائے کرم در جہاں کار نیست　　وزین گرم تر ہیچ بازار نیست

سوائے کرم کے جہان میں کام نہیں ہے　　اور اس سے زیادہ گرم کوئی بازار نہیں ہے

کرم مایۂ شادمانی بود　　کرم حاصل زندگانی بود

کرم پونجی خوشی کی ہے　　کرم نتیجہ زندگانی کا ہے

دل عالمے از کرم تازہ دار　　جہاں را ز بخشش پر آوازہ دار

دل ایک عالم کا کرم سے تازہ رکھ　　جہان کو بخشش سے پر آوازہ رکھ

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم　　کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم

ہمیشہ وقت ہو کرم میں مضبوط　　اسواسطے کہ ہے پیدا کرنیوالا جان کا کرم کرنے والا

در صفت سخاوت

بیچ صفت سخاوت کے

سخاوت کند نیکبخت اختیار　　کہ مرد از سخاوت شود بختیار

سخاوت کرتا ہے نیکبخت اختیار　　اسواسطے کہ مرد سخاوت سے ہوتا ہے نصیبہ ور

بہ لطف و سخاوت جہانگیر باش　　در اقلیم لطف و سخا میر باش

ساتھ مہربانی اور سخاوت کے جہان کا لینے والا رہ　　بیچ ولایت مہربانی اور سخاوت کی سردار رہ

سخاوت بود کار صاحبدلاں　　سخاوت بود پیشۂ مقبلاں

سخاوت ہوتا ہے کام صاحب دلوں کا　　سخاوت ہوتا ہے پیشہ اقبالمندوں کا

سخاوت مس عیب را کیمیاست	**سخاوت همه دردها را دواست**
سخاوت تانبے عیب کیلئے کیمیا ہے	سخاوت سب دردوں کی دوا ہے
مشو تا توانی ز سخاوت بری	**کہ گوی بہی از سخاوت بری**
نہ ہو حتی الامکان سخاوت سے جدا	کہ گیند بہتری کا سخاوت سے لیجاوے تو

در مذمت بخیل

بیچ برائی بخیل کے

اگر چرخ گردد بکام بخیل	**ور اقبال باشد غلام بخیل**
اگر آسمان پھرے ساتھ مقصد بخیل کے	خواہ اقبال ہووے غلام بخیل کا
وگر در کفش گنج قارون بود	**وگر تابعش ربع مسکون بود**
اور جو ہاتھ میں اسکے خزانہ قارون کا ہو	اور اگرچہ فرمانبردار اس کی تمام دنیا ہو
نیرزد بخیل آنکہ نامش بری	**وگر روزگارش کند چاکری**
بخیل اسکے لائق نہیں کہ نام اس کا لے تو	اور اگرچہ زمانہ اس کی کرے نوکری
مکن التفاتی بمال بخیل	**مبر نام مال و منال بخیل**
نہ کر توجہ اوپر مال بخیل کے	نہ لے نام مال اور اسباب بخیل کے کا
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	**بہشتی نباشد بحکم خبر**
بخیل اگر ہووے زاہد تمام دنیا کا	بہشتی نہ ہوگا ساتھ حکم حدیث کے

ف۱ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ داخل نہ ہونگے بہشت میں یہ تین شخص ایک مکار دوسرا بخیل تیسرا وہ شخص کہ محتاجوں پر احسان [illegible]

بخیل ارچہ باشد تونگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال

بخیل اگرچہ ہووے صاحب قوت مال کا
ساتھ خواری کے مانند مفلس کے کھاوے گوشمال

سخیان ز اموال بر می خورند
بخیلان غم سیم و زر می خورند

سخی لوگ مال سے پھل کھاتے ہیں
بخیل آدمی غم سونے چاندی کا کھاتے ہیں

یعنی ... [illegible] ... ہے

در صفت تواضع

بیچ تعریف تواضع کے

دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق دنیا ترا دوستدار

اے دل اگر تواضع کرے تو اختیار
ہووے خلق دنیا تیری دوستدار

تواضع زیادت کند جاه را
کہ از مہر پرتو بود ماه را

تواضع زیادہ کرے تیرے مرتبے کو
اسلئے کہ آفتاب سے روشنی ہووے چاند کو

تواضع بود پایۂ دوستی
کہ عالی بود پایۂ دوستی

تواضع ہووے پونجی دوستی کی
کہ بلند ہووے مرتبہ دوستی کا

تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع بود سروران را طراز

تواضع کرے مرد کو سر بلند
تواضع ہووے سرداروں کا نشان

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
نزیبد ز مردم بجز مردمی

تواضع کرے جو کہ ہے آدمی
نہ زیب دے آدمی سے سوا مروت کے

یعنی بھائی مسلمان کے ... [illegible] ... اللہ مرتبہ اس کا

تواضع کند ہوشمند گزین — نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

تواضع کرے ہوشمند پسند — رکھے ڈالی میوہ دار سر اوپر زمین کے

تواضع بود حرمت افزائے تو — کند در بہشت بریں جائے تو

تواضع ہووے آبرو بڑھانے والی تیری — کرے بہشت بلند میں جگہ تیری

تواضع کلید در جنت است — سرافرازی و جاہ را زینت است

تواضع کنجی دروازے بہشت کی ہے — سربلندی اور مرتبے کے لئے زینت ہے

کسے را کہ عادت تواضع بود — ز جاہ و جلالش تمتع بود

جس شخص کی عادت تواضع کی ہووے — مرتبہ اور بزرگی سے اسکو فائدہ ہووے

تواضع عزیزت کند در جہاں — گرامی شوی پیش دلہا چو جاں

تواضع عزیز کرے تجھ کو جہان میں — بزرگ ہوئے تو آگے دلوں کے مانند جان کے

تواضع مدار از خلائق دریغ — کہ گردن ازان برکشی ہمچو تیغ

تواضع نہ رکھ خلائق سے دور — کہ گردن اس سے بلند کرے تو مانند تلوار کی

کسے را کہ گردن کشی در سر است — تواضع ازو یافتن خوشتر است

جس شخص کے سر میں غرور ہے — عاجزی اس سے پانا خوشتر ہے

تواضع ز گردن فرازان نکوست — گدا گر تواضع کند خوئے اوست

عاجزی گردن بلندوں سے خوب ہے — فقیر اگر عاجزی کرے خو اس کی ہے

در مذمت تکبّر

بیچ بُرائی غرور کے

تکبّر مکن زینهار اے پسر	کہ روزے دستش در آئی بسر
غرور نہ کر ہرگز اے لڑکے	کہ ایکدن اس کے ہاتھ سے گرے تو ساتھ سر کے
تکبّر ز دانا بود ناپسند	نہ در آید این معنی از ہوشمند
غرور دانا سے ہووے ناپسندیدہ	نہ آئے یہ بات ہوشمند سے
تکبّر بود عادتِ جاہلاں	تکبّر نیاید ز صاحب دلاں
غرور ہووے عادت جاہلوں کی	غرور نہ آوے صاحب دلوں سے
تکبّر عزازیل۲؎ را خوار کرد	بزندانِ لعنت گرفتار کرد
غرور نے شیطان کو ذلیل کیا	قیدخانہ لعنت میں گرفتار کیا
کسے را کہ خصلت تکبّر بود	سرش پُر غرور از تصوّر بود
جس شخص کی کہ خصلت غرور کی ہو	سر اس کا بھرا ہُوا غرور کے خیال سے ہو
تکبّر بود مایۂ مُدبری	تکبّر بود اصل بدگوہری
غرور ہے پونجی بدبختی کی	غرور ہے جڑ بدذاتی کی
چو دانی تکبّر چرا مے کنی	خطا میکنی فخطا میکنی
اگر جانتا ہے تو غرور کیوں کرتا ہے تو	خطا کرتا ہے تو خطا کرتا ہے تو

۱؎ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا جسکے دل میں بقدر ذرہ کے بھی غرور ہوگا ۔ ۲؎ فرمایا خداوند کریم نے اپنی پاک کلام میں کہ کہا شیطان نے میں حضرت آدم سے بہتر ہوں اسلئے کہ میں آگ سے بنایا گیا ہوں اور آدم مٹی سے اور آگ جزو علوی کا مثل جزو سفلی سے ہے۔

در فضیلتِ علم

بیچ فضیلت علم کے

بنی آدم از علم یابد کمال
بیٹا آدم کا علم سے پاتا ہے کمال

نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
نہ حشمت اور مرتبہ اور مال اور اسباب سے

چو شمع از پئے علم باید گداخت
مانند شمع کے واسطے علم کے چاہیئے گلنا

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
کہ بغیر علم کے نہ سکے خدا کو پہچاننا

خردمند باشد طلبگارِ علم
عقلمند ہووے طلبگار علم کا

کہ گرم است پیوستہ بازارِ علم
کہ گرم ہے ہمیشہ بازار علم کا

کسے کہ شد در ازل بختیار
جو شخص کہ ہوا ازل میں نصیبہ ور

طلب کردن علم کرد اختیار
طلب کرنا علم کا کیا اختیار

طلب کردن علم شد بر تو فرض
طلب کرنا علم کا ہوا تجھ پر فرض

دگر واجب از بہرش قطع ارض
پھر واجب ہے واسطے کاٹنا زمین کا

برو دامنِ علم گیر استوار
جا دامن علم کا پکڑ مضبوط

کہ علمت رساند بدار القرار
کہ علم تجھ کو پہنچائے گا بہشت میں

میاموز جز علم گر عاقلی
نہ سیکھ سوا علم کے اگر عقلمند ہے تو

کہ بے علم بودن بود غافلی
کہ بے علم رہنا ہووے غفلت

ے فرمایا رسول خدا صلعم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر ایک مسلمان پر ۱۲

ترا علم در دین و دنیا تمام ‌‌ ‌ که کار تو از علم گیرد نظام

تجھ کو علم دین اور دنیا میں کافی ہے ‌ کہ کام تیرا علم سے لیگا آراستگی

در امتناع از صحبت جاہلاں

بیچ ممانعت صحبت جاہلوں کی سے

دلا گر خردمندی و ہوشیار ‌ مکن صحبت جاہلاں اختیار

اے دل اگر عقلمند ہے تو اور ہوشیار ‌ نہ کر صحبت جاہلوں کی اختیار

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش ‌ نیامیختہ چوں شکر شیر باش

جاہل سے بھاگنے والا مانند تیر کے رہ ‌ نہ ملا ہوا مانند شکر شیر کے رہ

ترا اژدہا گر بود یار غار ‌ ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

تیرا اژدہا اگر ہووے یار گاڑھا ‌ اس سے بہتر ہے کہ جاہل ہووے دوست

اگر خصم جان تو عاقل بود ‌ بہ از دوستدارے کہ جاہل بود

اگر دشمن جان تیری کا عقلمند ہووے ‌ بہتر ہے اس دوست سے کہ جاہل ہووے

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست ‌ کہ نادانتر از جاہلی کار نیست

مانند جاہل کے کوئی جہاں میں خوار نہیں ہے ‌ کہ بیوقوفی کا کام جاہلی سے بڑھ کر کوئی نہیں

ز جاہل نیاید بجز افعال بد ‌ و زو نشنود کس بجز اقوال بد

جاہل سے نہ آئے سوائے فعل بد کے ‌ اور اس سے نہ سنے کوئی سوا قول بد کے

سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

آخرکار جاہل کا دوزخ ہووے
کہ جاہل نیک عاقبت کم ہووے

سر جاہلاں بر سر دار بہ
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

سر جاہلوں کا اوپر سولی کے بہتر
کہ جاہل خواری میں گرفتار بہتر

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
کزو ننگ دنیا و عقبیٰ بود

جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہووے
کہ اس سے ننگ دنیا اور آخرت کی ہووے

در صفت عدل

بیچ تعریف انصاف کے

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد
چرا ز نیاری سرانجام داد

جب خدا نے تجھکو یہ سب مقصد دیا
کیوں بہ نہیں لاتا سرانجام انصاف کا

چو عدل است پیرایۂ خسروی
چرا عدل از دل نداری قوی

جب انصاف ہے لباس بادشاہت کا
کس لئے انصاف کو دل سے نہ رکھے تو قوی

ترا مملکت پایداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

تیری بادشاہی پختہ کرے
اگر انصاف مددگاری کرے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
کنوں نام نیک است ازو یادگار

جب نوشیرواں نے عدل کیا اختیار
اب تک نام نیک ہے اس سے یادگار

ز تاثیر عدل ست آرام ملک ــــ کہ از عدل حاصل شود کام ملک

تاثیر عدل سے ہے آرام ملک کا ــــ کہ عدل سے حاصل ہووے مقصود ملک کا

جہاں را بہ انصاف آباد دار ــــ دل اہل انصاف را شاد دار

جہان کو ساتھ انصاف کے آباد رکھ ــــ دل صاحب انصاف کا خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست ــــ کہ بالاتر از معدلت کار نیست

جہان کیلئے بہتر عدل سے آباد کرنیوالا نہیں ہے ــــ کہ بہتر انصاف سے کام نہیں ہے

ترا زیں بہ آخر چہ حاصل شود ــــ کہ نامت شہنشاہ عادل بود

تجھ کو اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہووے ــــ کہ نام تیرا بادشاہ عادل ہووے

اگر خواہی از نیک بختی نشاں ــــ در ظلم بندی بر اہل جہاں

اگر چاہتا ہے تو نشان نیک بختی کا ــــ دروازہ ظلم کا بند کر اوپر جہان کے

رعایت دریغ از رعیت مدار ــــ مراد دل دادخواہاں برار

رعایت کو دور رعیت سے نہ رکھ ــــ مراد دل فریادیوں کی بر لا

در مذمت ظلم

بیچ برائی ظلم کے

خرابی ز بیداد[1] بیند جہاں ــــ چو بستان خرم ز باد خزاں

خرابی ظلم سے دیکھے جہان ــــ جیسے باغ تازہ ہوا خزان سے

[1] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ظلم تاریکی روز قیامت ہے ۔

مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال — کہ خورشیدِ ملکت نیابد زوال

نہ دے رخصت ظلم کی کیسی حال میں — کہ آفتاب ملک تیرے کا نہ پاوے نقصان

کسے کآتشِ ظلم زد در جہاں — برآورد از اہلِ عالم فغاں

جس شخص نے کہ آگ ظلم کی لگائی جہان میں — برلایا اہل جہان سے فریاد

ستمکش گر آہے برآرد ز دل — زند سوزِ او شعلہ در آب و گل

ستم رسیدہ اگر ایک آہ برلاوے دل سے — مارے سوزش اس کی شعلہ پانی اور مٹی میں

مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور — بیندیش آخر ز تنگیٔ گور

نہ کر اوپر ضعیفوں بیچاروں کے زور — اندیشہ کر آخر کو تنگی قبر سے

بہ آزارِ مظلوم مائل مباش — ز دودِ دلِ خلق غافل مباش

ساتھ ستانے مظلوم کے خواہش کرنیوالا نہ رہ — دھوئیں دل خلق سے غافل نہ رہ

مکن مردم آزاری اے تند رائے — کہ ناگاہ رسد بر تو قہرِ خدائے

نہ کر آدمیوں کو ستانا اے بے عقل — کہ یکایک پہنچے تم پر قہر خدا کا

ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن

ظلم اوپر ضعیفوں غریب کے نہ کر

کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن

کہ ظالم دوزخ میں جاوے ضرور

در صفتِ قناعت

بیچ تعریف قناعت کے

دلا گر قناعت بدست آوری	در اقلیمِ راحت کنی سروری
اے دل اگر قناعت ہاتھ میں لاوے تو	ولایت میں راحت کی کرے تو سرداری
اگر تنگدستی ز سختی منال	کہ پیشِ خردمند ہیچ است مال
اگر مفلس ہے تو سختی سے نالہ نہ کر	کہ آگے عقلمند کے ناچیز ہے مال
ندارد خردمند از فقر عار	کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
نہ رکھے عقلمند محتاجی سے شرم	کہ ہووے نبی کو فقر سے فخر
غنی از زر و سیم آرائش است	ولیکن فقیر اندر آسائش است
مالدار کو سونے چاندی سے آرائش ہے	اور لیکن فقیر آرام میں ہے
غنی گر نباشی مکن اضطراب	کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب
مالدار اگر نہ ہووے تو نہ کر بیقراری	کہ بادشاہ نہ چاہے محصول ویرانی سے
قناعت بہر حال اولیٰ تر است	قناعت کند ہر کہ نیک اختر است
قناعت ہر حال میں بہتر ہے	قناعت کرے شخص کہ نیکبخت ہے
ز نورِ قناعت بر افروز جاں	اگر خواہی از نیک بختی نشاں
نور سے قناعت کے روشن کر جان	اگر چاہتا ہے نیک بختی سے نشان

در مذمتِ حرص

بیچ برائی حرص کے

ایا مبتلا گشته در دامِ حرص	شده مست و لایعقل از جامِ حرص
اے شخص مبتلا ہوا جال میں حرص کے	ہوا مست اور بے عقل پیالہ حرص سے
مکن عمر ضائع بہ تحصیلِ مال	کہ ہم نرخِ گوہر نباشد سفال
نہ کر عمر ضائع تحصیل مال میں	کہ برابر قیمت موتی کے نہ ہو ٹھیکری
ہر آنکس کہ در بندِ حرص اوفتاد	دہد خرمن زندگانی بباد
جو شخص کہ قید میں حرص کے پڑا	دیتا ہے خرمن زندگانی ہوا کو
گرفتم کہ اموالِ قارون تر است	ہمہ نعمتِ ربعِ مسکون تر است
فرض کیا میں نے مال قارون کا تجھ کو ہے	سب نعمت تمام دنیا کی تجھ کو ہے
بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک	چو بیچارگان با دلِ دردناک
ہوگا تو آخر کو گرفتار خاک کا	مانند بیچاروں کے ساتھ دل دردمند کے
چرا میگدازی ز سودائے زر	چرا میکشی بارِ محنت چو خر
کیوں گلتا ہے تو خیال مال سے	کیوں کھینچتا ہے تو بوجھ مشقت کا مانند گدھے کے
چرا میکشی محنت از بہرِ مال	کہ خواہد شدن ناگہاں پائمال
کیوں کھینچتا ہے تو محنت واسطے مال کے	کہ ہوگا یکایک برباد

چناں دادہ دل بنقش درم ۔۔۔ کہ ہستی ز ذوق نقش ندیم و ندم

ایسا دیا ہے تو نے دل اوپر نقش درم کے ۔۔۔ کہ ہے تو ذوق اسکے سے ہمنشین پریشانی کا

چناں عاشق روئے زر گشتہ ۔۔۔ کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ

ایسا عاشق صورت مال کا ہوا ہے تو ۔۔۔ کہ پریشان احوال اور حیران ہے تو

چناں گشتہ صید بہر شکار ۔۔۔ کہ یادت نیاید ز روز شمار

ایسا ہوا ہے تو شکار واسطے شکار کے ۔۔۔ کہ یاد تجھ کو نہ آوے روز قیامت کی

مبادا دل آں فرومایہ شاد ۔۔۔ کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

نہ ہو جیو دل اس کمینے کا خوش ۔۔۔ کہ واسطے دنیا کے دے دین کو برباد

در صفت طاعت و عبادت

بیچ تعریف بندگی اور عبادت کے

کسے را کہ اقبال باشد غلام ۔۔۔ بود میل خاطر بہ طاعت مدام

جس شخص کا کہ اقبال ہو غلام ۔۔۔ ہووے خواہش طبیعت کی طرف عبادت کے ہمیشہ

نشاید سر از بندگی تافتن ۔۔۔ کہ دولت بطاعت تواں یافتن

نہ چاہیئے سر بندگی سے پھیرنا ۔۔۔ کہ دولت ساتھ عبادت کے پائی جا سکتی ہے

سعادت ز طاعت میسر شود ۔۔۔ دل از نور طاعت منور شود

نیک بختی عبادت سے میسر آتی ہے ۔۔۔ دل نور عبادت سے روشن ہووے

اگر بندی از بہر طاعت میاں
کشاید درِ دولت جاوداں

اگر باندھے تو واسطے اطاعت کے کمر
کھلے دروازہ دولت ہمیشہ کا

ز طاعت نپیچد خردمند سر
کہ بالائے طاعت نباشد ہنر

عبادت سے نہ پھیرے عقلمند سر
کہ بہتر عبادت سے نہ ہووے ہنر

بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار
کہ فردا ز آتش شوی رستگار

عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ
تا کہ کل قیامت میں آگ سے ہووے تو رہا

نماز از سرِ صدق برپای دار
کہ حاصل کنی دولتِ پایدار

نماز راہِ صدق سے قائم رکھ
اسواسطے کہ حاصل کرے تو دولت لازوال

ز طاعت بود روشنائی جاں
کہ روشن ز خورشید باشد جہاں

عبادت سے ہوتی ہے روشنی جان کو
اس واسطے کہ روشن صبح سے ہوتا ہے جہان

پرستندۂ آفرینندہ باش
در ایوانِ طاعت نشینندہ باش

پوجنے والا پیدا کرنے والے کا رہ
محل میں عبادت کے بیٹھنے والا رہ

اگر حق پرستی کنی اختیار
در اقلیم دولت شوی شہریار

جو خدا پرستی کرے تو اختیار
ولایت میں دولت کی ہووے تو بادشاہ

سر از جیبِ پرہیزگاری برآر
کہ جنت بود جائے پرہیزگار

سر گریبان پرہیزگاری سے نکال
کہ جنت ہووے جگہ پرہیزگاری کی

لہ فرمایا اللہ تعالی نے کلام مجید میں کہ جو شخص چاہے ثواب خوف کا اور کوشش کرے اسکے لئے اور اپنے کو مسلمان بنائے یہ لوگ ہیں کہ کوشش ان کی قبول ہے ۱۲ سلہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق پرہیزگار باغات جنت میں ہیں ۱۲

ز تقوی چراغ روان بر فروز — که چون نیکبختان شوی نیک روز

پرہیزگاری سے چراغ جان کا روشن کر — کہ مانند نیک بختوں کے ہووے تو نیک بخت

کسے را کہ از شرع باشد شعار — نہ ترسد ز آسیب روز شمار

جس شخص کو شرع سے ہووے شیوہ — نہ ڈرے صدمہ روز قیامت سے

در مذمت شیطان

بیچ برائی شیطان کے

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود — شب و روز در بند عصیان بود

اے دل جو شخص کہ فرمانبردار شیطان کا ہووے — رات اور دن قید میں گناہ کے ہووے

کسے را کہ شیطان بود پیشوا — کجا باز گردد براہ خدا

جس شخص کا کہ شیطان ہووے راہ نما — کب آوے اوپر راہ خدا کے

دلا عزم عصیان[1] مکن زینہار — کہ رحمت کند بر تو پروردگار

اے دل قصد گناہ نہ کر ہرگز — تاکہ مہربانی کرے تجھ پر اللہ

ز عصیان کند ہوشمند احتیاز — کہ از آب باشد شکر را گداز

گناہ سے کرتا ہے عقلمند پرہیز — اس واسطے کہ پانی سے ہوتا ہے شکر کو گھلنا

کند نیکبخت از گناہ اجتناب — کہ پنہان شود نور مہر از سحاب

کرے نیکبخت گناہ سے پرہیز — اس واسطے کہ پوشیدہ ہوتی ہے روشنی آفتاب کی بادل سے

[1] فرماتے ہیں رسول صلعم کہ گناہ کرنا درکنار قصد گناہ کا بھی کرنا مناسب نہیں ہے ۱۲

مکن نفس امّارہ را پیروی
نہ کر نفس بد کی پیروی

کہ ناگاہ گرفتار دوزخ شوی
اسواسطے کہ یکایک گرفتار دوزخ کا ہووے تو

اگر بر نتابد ز عصیاں دلت
اگر نہ پھرے گناہ سے دل تیرا

بود اسفل السّافلیں منزلت
ہووے دوزخ ٹھکانا تیرا

مکن خانہ زندگانی خراب
نہ کر گھر زندگانی کا خراب

بہ سیلاب فعل بد و ناصواب
بسبب موج فعل بد اور ناراست کے

اگر دور باشی ز فسق و فجور
اگر دُور رہے تو بدکاری اور گناہ سے

نہ باشی ز گلزار فردوس دور
نہ ہووے تو گلزار بہشت سے دُور

در بیان شراب عشق

بیچ بیان شراب عشق کے

بدہ ساقیا آب آتش لباس
دے اے ساقی پانی آگ کی صورت والا

کہ مستی کند اہل دل التماس
کیونکہ مستی کی کرتا ہے صاحب دل آرزو

مے لعل در ساغر زرنگار
شراب سرخ پیالے سنہری میں

بود روح پرور چو لعل نگار
ہووے روح کی پالنے والی مانند لب معشوق کے

خوشا آتش شوق ارباب عشق
مبارک اچھی آگ شوق صاحبان عشق کی

خوشا لذت درد اصحاب عشق
مبارک خوش لذت درد صاحبان عشق کی

بیاراں شرابِ چو آبِ حیات ۔ کہ یابد ز بُوئش دل از غم نجات

لا وہ شراب کہ مانند آب حیات کی ہے ۔ کہ پاوے بُو سے اس کی دل غم سے نجات

خوش آں دل کہ دارد تمنّائے دوست ۔ خوش آں کس کہ دربندِ سودائے اوست

مبارک ہے وہ دل کہ رکھے آرزو دوست کی ۔ مبارک ہے وہ آدمی کہ قید محبت میں اس کی ہے

خوش آں دل کہ شیدا بروئے دوست ۔ خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

مبارک ہے وہ دل کہ فریفتہ ہے اوپر مُنہ دوست کے ۔ مبارک ہے وہ دل کہ ہوا مقام اس کا گلی دوست کی

شرابِ چو لعلِ روان بخشِ یار ۔ شرابِ مصفّا چو روئے نگار

شراب کہ مانند لب جاں بخش یار کے ہے ۔ شراب مصفا جو مانند مُنہ معشوق کے ہے

خوشا مے پرستی صاحبدلاں ۔ خوشا ذوقِ مستی ز دلدادگاں

مبارک ہے شراب نوشی اولیاء سے ۔ مبارک ہے ذوق مستی کا کاملوں سے

در صفتِ وفا

بیچ صفت وفا کے

دلا در وفا باش ثابت قدم[1] ۔ کہ بے سکّہ رائج نباشد درم

اے دل وفا میں رہ ثابت قدم ۔ اسواسطے کہ بغیر اس کے جاری نہیں ہوتا درم

ز راہِ وفا گر نہ پیچی عناں ۔ شوی دوست اندر دلِ دشمناں

راہ وفا سے جو نہ پھیرے تو باگ ۔ ہووے تو دوست دل میں دشمنوں کے

[1] وفا ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وفا کرو تم میرا وفا کروں میں عہد تمہارا ۱۲

مگردان ز کوئے وفا روئے دل
نہ پھیر گلی وفا سے منہ دل کا

که در روئے جانان نباشی خجل
کہ سامنے منہ معشوق کے نہ ہووے تو شرمندہ

منہ پائے بیرون ز کوئے وفا
نہ رکھ پاؤں باہر گلی وفا سے

که از دوستان می نیرزد جفا
کہ دوستوں سے نہیں لایق ہے ظلم

جدائی ز احباب کردن خطاست
جدائی دوستوں سے کرنا گناہ ہے

بریدن ز یاران خلاف وفاست
کنارہ کرنا یاروں سے خلاف وفا کے ہے

بود بے وفائی سرشت زناں
ہووے بے وفائی عادت عورتوں کی

میاموز کردار زشت زناں
نہ سیکھ کام بد عورتوں کے

در فضیلت شکر

بیچ فضیلت شکر کے

کسے را که باشد دل حق شناس
جس شخص کا کہ ہووے دل خداشناس

نشاید که بندد زبان سپاس
نہ چاہیے کہ بند کرے زبان شکر کی

نفس جز به شکر خدا بر میار
دم سوائے شکر خدا کے نہ نکال

که واجب بود شکر پروردگار
کہ واجب ہووے شکر خدا کا

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
تیرا مال اور نعمت زیادہ ہووے شکر سے

ترا فتح از در در آید ز شکر
تجھ کو بہتری دروازے سے آوے شکر سے

اگر شکرِ حق تا بروزِ شمار	گزاری نباشد یکے از ہزار
اگر شکر خدا کا روز قیامت تک	ادا کرے تو نہ ہووے ایک ہزار سے
ولے گفتنِ شکر اولیٰ ترست	کہ اسلام را شکر او زیور ست
لیکن کہنا شکر کا بہتر ہے	کہ اسلام کے لئے شکر اس کا زیور ہے
گر از شکر ایزد نہ بندی زباں	بدست آوری دولتِ جاوداں[1]
اگر شکر خدا سے نہ بند کرے تو زبان	ہاتھ میں لاوے تو دولت ہمیشہ کی

در بیان صبر

بیچ بیان صبر کے

ترا گر صبوری بود دستیار	بدست آوری دولتِ پایدار
تیرا اگر صبر ہووے مددگار	ہاتھ میں لائے تو دولت پائیدار
صبوری بود کارِ پیغمبراں	نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
صبر کرنا ہووے کام پیغمبروں کا	نہ پھیریں اس سے منہ دیندار لوگ
صبوری کشاید درِ کامِ جاں	کہ جز صبر نیست مفتاحِ آں[2]
صبر کھولے دروازہ مقصد جان کا	کہ سوا صبر کے نہیں ہے کنجی اس کی
صبوری[3] برآرد مرادِ دلت	کہ از عالماں حل شود مشکلت
صبر بر لاوے مراد تیرے دل کی	کہ عالموں سے آسان ہووے مشکل تیری

۱؎ و ما باللہ تعالیٰ نے اگر شمار کرو تم نعمتیں اللہ کی نہ شمار کر سکو گے ۱۲ ۲؎ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ صبر کنجی فراغت کی اور حصول مطلب کی ہے ۳؎ یعنی صبر سے آدمی کی مراد دلی حاصل ہوتی ہے اگر میرا کہنا تجھ کو اور نہیں آتا تو اس بات کو عالموں سے پوچھ کہ اگلے بیان سے تیرا یہ مقصد حل ہو جائے گا ۱۲

صبوری کلید در آرزوست	کشائندۂ کشور آرزوست
صبر کنجی دروازے آرزو کی ہے	کھولنے والی ولایت آرزو کی ہے
صبوری بہر حال اولی بود	کہ در ضمن آں چند معنی بود
صبر ہر حال میں بہتر ہووے	کہ درمیان میں اس کے کتنی خوبیاں ہیں
صبوری¹ ترا کامگاری دہد	ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبر تجھ کو مقصد وری دے	رنج اور بلا سے رہائی دے
صبوری کنی گر ترا دیں بود	کہ تعجیل کار شیاطیں بود
صبر کرے تو اگر تجھ کو دین ہووے	کہ جلدی کرنا کام شیطان کا ہووے

در صفت راستی

بیچ صفت سچ بولنے کے

دلا راستی گر کنی اختیار	شود دولتت ہمدم و بختیار
اے دل سچ اگر کرے تو اختیار	ہووے دولت تیری دوست اور نصیبہ مددگار
نہ پیچد سر² از راستی ہوشمند	کہ از راستی نام گردد بلند
نہ پھیرے سر سچ سے عقلمند	کہ سچ سے نام ہووے بلند
دم از راستی گر زنی صبح وار	ز تاریکی جہل گیری کنار
دے سچ سے مارنے تو صبح کی مانند	تاریکی جہالت سے لے کنارہ

¹ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ صبر کرنیوالوں کو بے حساب اجر ملے گا ² فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سچ راہ دکھاتا ہے طرف نیکی کے اور نیکی راہ دکھاتی ہے طرف بہشت کے ۱۲

مزن دم بجز راستی زینہار	کہ دارد فضیلت یمین بر یسار
نہ مار دم سوائے سچ کے ہرگز	کہ رکھتا ہے فضیلت داہنا بائیں پر
بہ از راستی در جہاں کار نیست	کہ در گلبن راستی خار نیست
بہتر سچ سے جہان میں کام نہیں ہے	کہ گلزار سچ میں کانٹا نہیں ہے

در مذمّت کذب

بیچ برائی جھوٹ کے

کسے را کہ ناراستی گشت کار	کجا روز محشر شود رستگار[1]
جس شخص کا کہ جھوٹ ہوا کام	کیونکر دن قیامت کے ہووے خلاص
کسے را کہ گردد زبان دروغ	چراغ دلش را نباشد فروغ
جس کی کہ ہووے زبان جھوٹ کی	چراغ دل اس کے کو نہ ہو روشنی
دروغ آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ آدمی کو کرے شرمندہ	جھوٹ آدمی کو کرے ذلیل
ز کذّاب گیرد خردمند عار	کہ او را نیارد کسے در شمار
جھوٹ سے ہے عقلمند عبرت	کہ اس کو نہ لائے کوئی شمار میں
دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
جھوٹ اے بھائی نہ کہہ ہرگز	کہ جھوٹا ہووے خوار اور بے اعتبار

[1] فرمایا خدا تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کیلئے تحت عذاب ہے ۱۲

ز ناراستی ہیچ کارے بتر

جھوٹ سے نہیں ہے کوئی کام بد تر

کزو گم شود نام نیک اے پسر

کہ اس سے گم ہوئے نام اے بیٹے

در صنعت حق تعالےٰ

قدرت خدا کا بیان

نگہ کن بریں گنبد زرنگار

نگاہ کر اوپر اس گنبد سنہری کے

کہ سقفش بود بے ستون استوار

کہ چھت اسکی ہووے بے ستون قایم

سراپردۂ چرخ گردندہ بین

سراپردہ آسمان پھیرنے والے کا دیکھ

درو شمعہائے فروزندہ بین

اس میں شمعیں روشن دیکھ

یکے پاسبان و یکے پادشاہ

ایک چوکیدار اور ایک پادشاہ

یکے دادخواہ و یکے باج خواہ

ایک فریادی اور ایک محصول لینے والا

یکے شادمان و یکے دردمند

ایک خوش اور ایک درد والا

یکے کامران و یکے مستمند

ایک مقصدور اور ایک حاجتمند

یکے تاجدار و یکے باجدار

ایک تاج رکھنے والا اور ایک محصول دینے والا

یکے سرفراز و یکے خاکسار

ایک سرفراز اور ایک عاجز

یکے بر حصیر و یکے بر سریر

ایک اوپر بوریئے کے اور ایک اوپر تخت کے

یکے در پلاس و یکے در حریر

ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں

یکے بے نوا و یکے مالدار
ایک محتاج اور ایک مال دار

یکے نامراد و یکے کامگار
ایک نامراد اور ایک مقصد ور

یکے در غنا و یکے در عنا
ایک توانگری میں اور ایک تنگ دستی میں

یکے را بقا و یکے را فنا
ایک کو زندگی اور ایک کو موت

یکے تندرست و یکے ناتواں
ایک تندرست اور ایک ناتواں

یکے سال خورد و یکے نوجواں
ایک بوڑھا اور ایک نوجوان

یکے در صواب و یکے در خطا
ایک اچھی بات میں اور ایک خطا میں

یکے در دعا و یکے در دغا
ایک دعا میں اور ایک دغا میں

یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
ایک نیک کام والا اور نیک اعتقاد

یکے غرق در بحر فسق و فساد
ایک ڈوبا ہوا دریا میں بدکاری اور فساد کے

یکے نیک خلق و یکے تندخوئے
ایک نیک خو اور ایک بدخو

یکے بردبار و یکے جنگ جوئے
ایک برداشت کرنے والا اور ایک لڑاکا

یکے در تنعم یکے در عذاب
ایک راحت میں ایک عذاب میں

یکے در مشقت یکے کامیاب
ایک مشقت میں ایک مقصد ور

یکے در جہاں جلالت امیر
ایک جہان بزرگی میں سردار

یکے در کمند حوادث اسیر
ایک پھندے آفات میں قیدی

یکے در گلستانِ راحت مقیم
ایک باغ راحت میں رہنے والا

یکے با غم و رنج و محنت ندیم
ایک ساتھ غم اور رنج اور محنت کے ہمنشین

یکے را بروں رفت انداز مال
ایک کو باہر کیا اندازے مال سے

یکے در غم نان و خرچ عیال
ایک غم میں روٹی اور لڑکے بالوں کے خرچ میں

یکے چوں گل از خرمی خندہ زن
ایک مانند پھول کے خوشی سے ہنسنے والا

یکے را دل آزردہ خاطر حزن
ایک کا دل آزردہ خاطر غمناک

یکے بستہ از بہر طاعت کمر
ایک نے باندھی واسطے عبادت کے کمر

یکے در گناہ بردہ عمرے بسر
ایک گناہ میں لے گیا عمر کو آخر

یکے روز و شب مصحف بدست
ایک کے رات اور دن قرآن ہاتھ میں

یکے خفتہ در کنج میخانہ مست
ایک سویا ہوا گوشۂ میخانہ میں مست

یکے بر درِ شرع مسمار وار
ایک اوپر دروازے شرع کے میخ کی مانند

یکے در رہِ کفر زنّار دار
ایک راہ کفر میں جنیو باندھے ہوئے

یکے مقبل و عالم و ہوشیار
ایک اقبالمند اور عالم اور ہوشیار

یکے مدبر و جاہل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکے غازی و چابک و پہلوان
ایک جہاد کرنے والا اور چالاک اور پہلوان

یکے بزدل و سست و ترسندہ جاں
ایک کمزور دل اور سست اور ڈرنے والا

یکے کاتب اہل دیانت ضمیر / یکے دزد باطن کہ نامش دبیر

ایک منشی صاحب دیانت کا سا دل / ایک چور دل کہ نام اس کا منشی

در منع امید از مخلوقات

ممانعت امید کی مخلوقات سے

ازین پس مکن تکیہ بر روزگار / کہ ناگاہ زجانت برآرد دمار

اس سے پیچھے نہ کر بھروسہ زمانے پر / کہ یکایک جان تیری سے برلاوے ہلاکی

مکن تکیہ بر لشکر بے عدد / کہ شاید ز نصرت نیابی مدد

نہ کر تکیہ اوپر لشکر بے شمار کے / کہ شاید نہ کرنے سے پاوے تو مدد

مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم / کہ پیش از تو بودست و بعد از تو ہم

نہ کر تکیہ اوپر ملک اور مرتبے اور لشکر کے / کہ آگے تجھ سے ہوا ہے اور بعد تجھ سے بھی

مکن بد کہ بینی ز یار نیک / نمی روید از تخم بد بار نیک

نہ کر برائی کہ برائی دیکھے تو یار نیک سے / نہیں جمتا ہے بیج برے سے پھل اچھا

بسا پادشاہان سلطان نشان / بسا پہلوانان کشور ستان

بہت سے بادشاہ بادشاہ نشان / بہت سے پہلوان ولایت لینے والے

بسا تند گردان لشکر شکن / بسا شیر مردان شمشیر زن

بہت سے پہلوان لشکر کے توڑنے والے / بہت سے بہادر تلوار مارنے والے

بسا ماہرویان شمشاد قد
بہت سے خوبصورت شمشاد کا سا قد

بسا نازنینان خورشید خد
بہت سے نازنین خورشید کا سا رُخسارہ

بسا ماہرویان نوخاستہ
بہت سے خوبصورت نوجوان

بسا نوعرُوسان آراستہ
بہت سی دلہنیں آراستہ

بسا نامدار و بسا کامگار
بہت سے نامور اور بہت سے کامیاب

بسا سرو قد و بسا گلعذار
بہت سے سرو قد اور بہت سے گل رخسار

کہ کردند پیراہن عمر چاک
کہ کیا پیراہن عمر کا چاک

کشیدند سر در گریبان خاک
کھینچا سر گریبان خاک میں

چناں خرمن عمرشان شد بباد
ایسا گھر بان عمر ان کی کا ہُوا برباد

کہ ہرگز کسے زان نشانی نداد
کہ ہرگز کسی نے ان سے نشان نہ دیا

منہ دل برین منزل جانستاں
نہ رکھ دل اوپر اس گھر جان لینے والے کے

کہ در وے نہ بینی دلے شادماں
کہ اس میں نہ دیکھے تو کوئی دل خوش

منہ دل برین کاخ خرم ہوا
نہ رکھ دل اوپر اس محل خوش ہوا کے

کہ ببارد از آسمانش بلا
کہ برستی ہے آسمان اس کے سے بلا

ثباتی ندارد جہاں اے پسر
پائیداری نہ رکھے جہان اے لڑکے

بہ غفلت مبر عمر در وے بسر
ساتھ غفلت کے نہ لیجا عمر اس میں آخر

مکن تکیہ بر ملک و فرمان دہی
نہ کر بھروسہ اوپر ملک اور بادشاہت کے

کہ ناگاہ چو فرمان ستدن دہی
کہ یکایک جب حکم پہنچے جان دے تو

منہ دل بریں دیر ناپایدار
نہ رکھ دل اوپر اس بت خانہ ناپایدار کے

ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
سعدی سے ایک یہی بات یاد رکھ

صفت سنبل شاہد گویم

محزونم و در دل ز تو دارم صد غم
زین گوشہ ملولم من مسکین و غریب

بے لعل و لبت حریف دردم ہمدم
کاخر شود آرام گہم کوئے عدم

امتحان اطفال فی کی خواندن این ہر سہ غزل مشتمل بر صنایع لفظی

ہندسہ ایکے و ۲ دویم باید خواندہ

غزل ۱

ز من بردند صبر و دل آموتس ۲ دلبر
دلم بردند جانم ہم ۱ قامت ۲ عارض
بو چشم و دہان او ۱ نرگس ۲ چشمہ
دہان چشم آن مہ و ۱ غنچہ ۲ جادو
خط و خال و نگارینش ۱ سنبل ۲ نقطہ

چہ م م جانہا چہ د د شکر
چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور
چہ ل ل شہلا، چہ چ چ کوثر
چہ غ غ گویا، چہ ج ج کافر
چہ س س مشکیں - چہ ن ن عنبر

زورِ ہجر او دارم ۱ حالت ۲ خاطر — چہ ح ح غمگیں چہ خ خ ابتر

ترا مہر و مہ انداز جاں ۱ چاکر ۲ بندہ — چہ چ چ دیریں چہ ب ب کمتر

ز زلفانت شدہ پیدا ۱ آفت ۲ فتنہ — چہ آ آ بے حد چہ ف ف بیمر

زحق لطفے ہمے خواند ۱ ساقی ۲ بادہ — چہ س س گلرخ ۱ چہ ب ب احمر

غزل ۲

اے بیالا چوں صنوبر وے خت چوں قمَ وہَ — زلف داری ہمچو عنبر لب چو شِ وکَ ورَ

آفتابِ عاشقانی ماہتابِ دلبرے — قبلۂ آزادگانی اے صنم باآ روخ

درمیانِ آروخ اندر کشیدہ خَ وطَ — دردمندم مستمندم تن گرفتہ تَ وپَ

ت وپ آمد نگارِ من مراد ر عشق تو — داروئے دردم تو داری رمیان لَ وبَ

ل وب برل وپ بنہادہ باشد تا سحر — مَ وی در پیش باشد بستہ باشد دوَ رَ

اے نگار اگر تو مارا یک شب مہمان بہی — نقل خواہم از لبانت ب ۱ و ۲ س ۱ ہ

شاعراں بسیار گفتہ شعرہا ہے پُر نمک — کس نگفتہ شعر ہمچوں سَ وعَ ودَ وی

غزل ۳

ز زلف و خال و خطت گویم اے مہ جواں — ۱ بنفشہ ۲ و سنبل ۳ ریحاں

بدورِ خال و خطت — ۱ شکستہ ۲ بستہ ۳ حیراں

فتادہ در کویت — ۱ قباد ۲ قیصر ۳ خاقان

ہم از تو مے خواہند	۱ حصار و ۲ قابل ، ۳ نعمان
بدہ باہلِ طرب	۱۔ نوالہ و ۲ نالہ ، ۳ افغان
بدہ تو سعدی را	بحقِ سید کونین و جملہ اصحابان

تمت بالخیر

اعلان

ہمارے کتب خانہ میں ہر زبان اور ہر علم و فن کی کتابیں مثلاً عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ہندی، گورمکھی، شاستری، سنسکرت اور پشتو زبان اور قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و معرا کتب حکمت، ہیئت، لغت، قصہ جات، ناول، ناٹک نیز کتب صنعت و حرفت و کتب اہل اسلام و کتب اہل ہنود وغیرہ

با رعایت اور عمدہ ہر وقت مل سکتی ہیں۔ تجربہ بہترین کسوٹی ہے

المشتہر

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی

لاہور